ڈاکٹر مظہر معین
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی
جامعہ پنجاب لاہور

علم الفقہ میں سخاوی کا مقام و خدمات

نویں صدی ہجری میں مصر کے جلیل القدر عالم و مصنف شمس الدین السخاوی (۸۳۱ - ۹۰۲ھ) بنیادی طور پر محدث ہیں اور فقہ سے ان کی دلچسپی ثانوی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ وہ کبھی سرکاری منصب قضاء پر فائز نہیں رہے بقول خود اس کی پیش کش ہوئی تو معذرت کر دی اس لئے انہیں عدالتی لحاظ سے فقہی معاملات کا عملی تجربہ حاصل نہ ہو پایا۔ اگر وہ اپنے استاد و محسن ابن حجر عسقلانی کی طرح شافعی قاضی کی حیثیت سے منصب قضاء پر فائز رہے ہوتے تو انہیں حدیث و فقہ کی تطبیق بالخصوص فقہ شافعی کے مطابق مقدمات کے فیصلہ کا موقع ملتا اور ان کی قضاء و اجتہاد کی صلاحیتیں مزید اجاگر ہوتیں نیز انہیں اپنے استاد کی طرح اقتدار سے قریب رہ کر وہ تکلیف دہ اور تلخ مشاہدات بھی ہوتے جو ایک زاہد و متقی شخص کے لئے تمام ریاضتوں اور تدریس و عبادات سے زیادہ کٹھن اور صبر آزما ہوا کرتے ہیں اور جن سے امام ابو یوسف جیسے مشاہیر فقہاء ان سے پہلے گزر چکے تھے تاہم اس کے باوجود جہاں تک علم فقہ کا تعلق ہے السخاوی اس سلسلے میں کسی بھی عظیم فقیہ کے ہم پلہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

تفقہ فی الدین کے سلسلے میں امام سخاوی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ انھوں نے علمائے حدیث اور مذاہب اربعہ کے مقلدین سے مسلسل تعلق رکھا اور ان سے اخذ و استفادہ کیا نیز تدریس و املاء کے ساتھ ساتھ افتاء کے سلسلے میں بھی انھیں خصوصی

مقام حاصل رہا اور ان کے فتاوی کو بڑا قبول عام حاصل ہوا ۔ امیر اتابک کی جانب سے انھیں منصب قضاء کی پیشکش ان کی فقہی عظمت کا اعتراف اور چوٹی کے فقہائے مجتہدین میں ان کے شمار کی بین دلیل ہے ۔ اس سلسلے میں خود لکھتے ہیں ۔

”و عرض علیہ الاتابک شفاھا قضاء مصر فاعتذر لہ فسألہ فی تعیین من یرضاہ فقال لا أنسب من السیوطی قاضیک“[۱] ۔

ان فتاوی کے علاوہ جو بنیادی طور پر شافعی مسلک کے ایک مجتہد کی حیثیت سے دیتے تھے انھوں نے اپنی تصانیف میں بھی فقہی بصیرت اور مجتہدانہ کمال کا بکثرت ثبوت فراہم کیا ہے ۔ انھوں نے امام ابو حنیفہؒ سے مروی احادیث کو ”التحفۃ المنیفۃ فیما وقع لہ من احادیث الامام أبی حنیفۃ“ کے نام سے جمع کیا ہے جو بہرحال سلسلہ فقہ و حدیث ہی کی کڑی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ”طبقات المالکیۃ“ کے نام سے مالکی علماء کے حالات ترتیب دیئے ہیں :

”و طبقات المالکیۃ فی اربعۃ اسفار تقریباً بیض منہ المجلد الأول فی ترجمۃ الامام و الآخذین عنہ و ترتیب طبقات المالکیۃ لابن فرحون و تجرید ما فی المدارک للقاضی عیاض مما لم یذکرہ ابن فرحون اجابۃ لسائل فیہ و فی الذی قبلہ“ ۔[۲]

امام سخاوی نے شافعی علماء کے طبقات کے سلسلے میں بھی کام کیا جو فقہی و تاریخی ہر دو لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے جرجی زیدان کے بقول اصل کتاب اسنوی (م ۷۷۲ھ) کی ہے اس لحاظ سے سخاوی کا کام متقدم مصنف کے کام پر اضافہ و تنقیح کا ہے اس کتاب کے مخطوطے برٹش میوزیم لائبریری اور کتب خانہ تیموریہ میں ہیں ۔

”طبقات الشافعیۃ للاسنوی المتوفی سنۃ ۷۷۲ - فی المتحف البریطانی و الخزانۃ التیموریۃ“[۳]

عربی زبان و ادب کے مشہور استاذ اور محقق پروفیسر عبدالقیوم نے اپنے مقالہ

"سخاوی" مطبوعہ "اردو دائرۃ المعارف الاسلامیۃ" میں مالکی و شافعی علماء کے سلسلے میں سخاوی کے علمی کام کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔

"طبقات پر طبقات المالکیۃ اور طبقات الشافعیۃ کے نام سے دو کتابیں تالیف کیں۔"[۴]

علامہ ابن حجر کی کتاب "رفع الاصر عن قضاۃ مصر" کی ذیل بھی ان کی تصانیف کے اسی سلسلے کی کڑی ہے:

"والذیل علی قضاۃ مصر لشیخہ فی مجلد ویسمی الذیل المتناہ"[۵]۔

طبقات الحنفیۃ کے سلسلے میں اپنے علمی کام کے بارے میں سخاوی لکھتے ہیں۔

"و تقفیص قطعۃ من طبقات الحنفیۃ کان وقع الشروع فیہ لسائل"[۶]

دیگر علوم کے ساتھ ساتھ فقہ و اصول فقہ میں اہل علم و فضل نے ان کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ابن العماد الحنبلی کے بقول:

"و برع فی الفقہ والعربیۃ والقراءات والحدیث والتاریخ و شارک فی الفرائض والحساب والتفسیر و أصول الفقہ والمیقات وغیرھا"[۷]

جاراللہ بن فہد فرماتے ہیں:

ھو عارف فقیہ منصف فی تراجمہ"[۸]۔

الزین رضوان، التقی القلقشندی اور العز الحنبلی نے ان کی فقہی عظمت کی شہادت دی ہے:

"امام العصر او حد الدھر مفتی المسلمین ۔"[9]

الامام المحب بن القطان انہیں تفقہ فی الدین میں سرگرم قرار دیتے ہیں :

"جاب البلاد و جال واقتحم المھامہ و لم یخف الاوجال وجد فی الرحلة آخذاً من تقلباتھا بالدین المتین ما شیأ فی جنباتھا عند ما سمع قولہ (فلو لا نفر من کل فرقة منھم طائفة لیتفقھوا فی الدین[10]) ۔"[11]

جلیل القدر حنفی فقیہ و محدث علامہ التقی الشمنی نے سخاوی کو مفتی المسلمین قرار دیا ہے :

"الشیخ الامام العلامة الثقة الفھامة الحجة مفتی المسلمین ۔"[12]

علامہ البدری بن المخلطة المالکی قاضی اسکندریہ ان کے حدیث و فقہ میں مقام رفیع کے بارے میں کہتے ہیں :

"ھو الامام المنفرد فی عصرہ المجتھد فی اقامة الصلواة فی مصرہ فقسماً لو رفعت الی الحاکم قصتہ لقبل منہ القول و أوجب لہ الجائزة ذات الطول و حکم علی من نازعہ بالتسلیم و مناولة الکتاب بالیمین و انہ ان شافہ الناس بحدیثہ فیوثق بہ ولا یمین ولو تصفحہ الذھبی لنقطہ بذھبہ أو رآہ البیھقی لرفعہ مع شعبہ ولو سمع بہ القصری لامر بالوقوف علی أبوابہ بل بالتوسد بأعتابہ ھذا و انی وجدت القول ذاسعة غیر أن عبارتی قاصرة والفکرة منی مقصورة فاترة ۔"[13]

عمر رضا کحالة یوں تعارف کراتے ہیں :

"فقیہ ، مقری ، مؤرخ ، مشارک فی الفرائض و الحساب و التفسیر و اصول الفقہ و المیقات ۔"[14]

سرکیس لکھتے ہیں :

" حفظ القرآن وجوده و برع فی الفقہ و العربیة و القراءة و غیرها و شارک فی الفرائض و الحساب و المیقات ۔"[۱۵]

نویں صدی ہجری کے مشہور حنفی عالم اور فقیہ علامہ المحیوی الکافیاجی السخاوی کے فقہ و حدیث اور دیگر علوم میں تبحر کا ذکر یوں کرتے ہیں :

" الامام الهمام زین الکرام فخر الانام الصالح الزاهد العارف العالم العلامة النسابة العمدة الرحلة وارث علوم الانبیاء و المرسلین الموصوف بالمعارف القدسیة المشهور بالکمالات السنیة الانسیة الفرد الفرید الوحید المشهود له بأنه امام جلیل أحفظ زمانه فی المنقول و المعقول بالاتفاق المقدم علی الکل بالاستحقاق فی جمیع البلدان و الآفاق احسن الله تعالیٰ الیه و نفعنا به و ببرکات علومه و المسلمین آمین آمین الف آمین یا رب العالمین ۔"[۱۶]

العیدروسی سخاوی کے بارے میں لکھتے ہیں :

" و لم یخلفه بعد مثله فی مجموع فنونه ۔"[۱۷]

نجم الدین الغزی ان کے مقام رفیع کا ذکر یوں کرتے ہیں :

" الشیخ الامام العالم العلامة المسند الحافظ المتقن ۔"[۱۸]

علامہ شوکانی نے ان کی عظمت و امامت کا یوں ذکر کیا ہے :

" و بالجملة فهو من الائمة الاکابر ۔"[۱۹]

فقہی مسائل اور فقہ سے متعلق مختلف موضوعات پر السخاوی کی تصانیف کثیر تعداد میں ہیں ۔ ان کی کتب کے درج ذیل ناموں سے بھی ان کے بحیثیت فقیہ مقام و

خدمات کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے :

١- الأصل الاصيل فى تحريم النقل من التوراة والانجيل
٢- الكنز المدخر فى فتاوى الشيخ ابن حجر
٣- البستان فى مسئلة الاختتان
۴- انتقاد مدعى الاجتهاد
٥- الكلام على قص الظفر
٦- عمدة المحتج فى حكم الشطرنج
٧- الايثار بنبذة من حقوق الجار
٨- الأسئلة الدمياطية
٩- القول التام فى فضل الرمى بالسهام
١٠- القول المعهود فيما على اهل الذمة من العهود
١١- قرة العين بالثواب الحاصل للميت والأبوين
١٢- الرأى المصيب فى المرور على الترغيب
١٣- الاحتفال بالأجوبة عن مائة سؤال
١۴- الايضاح و التبيين فى مسئلة التلقين
١٥- السرالمكتوم فى المالين المحمود والمذموم
١٦- تحرير الجواب عن مسئلة ضرب الدواب
١٧- موالى النبى صلى الله عليه وسلم
١٨- الاتعاظ بالجواب عن مسئلة ضرب الدواب
١٩- الامتنان بالحرس من الافتتان بالفرس
٢٠- استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول صلى الله عليه وسلم وذوى الشرف ـ

۲۱- الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ ۔"[20]

ان تمام آراء و اقوال اور اسمائے تصانیف وغیرہ کے حوالہ سے شمس الدین السخاوی نویں صدی ہجری کے عظیم الشان فقیہ قرار پاتے ہیں انہیں قرآن و حدیث کے جملہ علوم سے پوری واقفیت تھی اور قرآن و سنت کی بناء پر استنباط مسائل میں بھی مہارت تامہ کے حامل تھے ۔ فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم انہوں نے اپنے دور کے عظیم فقہاء سے حاصل کی اور مذاہب اربعہ کے فقہائے محدثین سے بکثرت استفادہ کیا ۔ نیز ابن حجر عسقلانی جیسے عظیم الشان محدث ، فقیہ اور قاضیٔ شافعی سے انہوں نے ان کے جملہ علوم و فنون بالخصوص حدیث و فقہ حاصل کئے ۔ ایک فقیہ مجتہد کی حیثیت سے انہوں نے تدریس و افتاء اور تصنیف و تالیف کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں اور ان کی عظمت و شہرت دور دور تک پھیل گئی ۔ ان کے ہمعصر علماء و مشائخ نیز اساتذہ کرام نے ان کی ذات ، مجتہدانہ بصیرت اور علمی و فقہی کارناموں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور فی الجملہ ان کے بحیثیت فقیہ مقام و خدمات کے بارے میں الزین رضوان ، التقی القلقشندی اور العز الحنبلی جیسے اکابر مشائخ و معاصرین کی رائے حرف آخر کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے ۔

" امام العصر أوحد الدهر مفتي المسلمين ۔"[21]

الحواشی

۱- شمس الدین السخاوی ، الضوء اللامع لأهل القرن التاسع ، القاهرة ، مكتبة القدسی ، ۱۳۵۳ - ۱۳۵۵ھ ، ج ۸ ، ص ۳۲

۲- ایضاً ، ص ۱۷ ۔

۳- جرجی زیدان ، تاریخ آداب اللغة العربیة ، بیروت ، دار مكتبة الحیاۃ ، ۱۹۶۷ م ، ج ۳ ، ص ۱۶۹

۴- جامعہ پنجاب لاہور ، اردو دائرۃ المعارف الاسلامیۃ ، لاہور ، نیو لائٹ پریس و پنجاب یونیورسٹی پریس ، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ م ، ج ۱۰ ، ص ۶۱۷

۵- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۱۷

۶- ایضاً

۷- ابن العماد ، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب ، القاهرة ، مکتبة القدسی ، ۱۳۵۱ھ ، ج ۸ ، ص ۱۵

۸- عبدالقادر العیدروسی ، النور السافر عن اخبار القرن العاشر (ضبط و تصحیح محمد رشید افندی الصفار) بغداد، المکتبة العربیة ، مطبعة الفرات، ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴م ، ص ۲۱

۹- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۱۰

۱۰- القرآن (التوبة : ۱۲۰)

۱۱- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۳

۱۲- ایضاً ، ص ۲۵

۱۳- ایضاً ، ص ۲۷

۱۴- عمر رضا کحالة ، معجم المؤلفین ، بیروت ، مکتبة المثنی ، داراحیاء التراث العربی ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷م ، ج ۱۰ ، ص ۱۵۰

۱۵- یوسف الیان سرکیس ، معجم المطبوعات العربیة و المعربة ، مصر ، مطبعة سرکیس ، ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸م ، عمود ۱۰۱۳

۱۶- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۶

۱۷- العیدروسی ، النور السافر ، ص ۱۶

۱۸- نجم الدین الغزی ، الکواکب السائرة بأعیان المائة العاشرة (ضبط و تحقیق : جبرئیل - سلیمان جبور) بیروت محمد امین د مج و شرکاه ، ۱۹۴۵م ، ج ۱ ، ص ۵۳ -

۱۹- الشوکانی ، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، القاہرة ، مطبعة السعادة ، الطبعة الاولی ، ۱۳۴۸ھ ، ج ۲ ، ص ۱۸۵

۲۰- تمام اسماء بحوالہ شمس الدین السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۹۵ - ۱۹ ببعد

۲۱- السخاوی ، الضوء اللامع ، ج ۸ ، ص ۲۱۰ -